بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلِ سنت والجماعت:۔مسالکِ اربعہ(احناف،مالکیہ،شوافع،حنابلہ)

غیر مقلدین:۔اہلِ حدیث،سلفی،محمدی،غرباء،ثنائیہ،سامرودی،اثریہ،اہلِ قرآن،جماعت المسلمین،نیچریہ وغیرہ

آج کی تربیتی کلاس ردِ غیر مقلدیت میں ہے۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا غیر مقلدیت کی تردید جائز ہے؟ آیا یہ تردید مسلمانوں میں تفرقہ ہے؟ کیا یہ تردید آیتِ قرآن "واعتصموا بحبل اللہِ جمیعا ولا تفرقوا ۔۔۔۔ (سورہ مائدہ آیت ۳)" کے خلاف ہے؟ آیئے جائزہ لیں۔۔۔کونسا اتحاد محمود ہے اور کونسا اختلاف مذموم ہے ؟ اگر ہر اتحاد محمود ہے تو پھر سَر وَدھرم سَمبھاؤ، بہائیوں کا مذہب اور یونی پول نظریہ جو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں کیوں محمود نہیں؟ اور اگر ہر اختلاف مذموم ہے تو خوارج وروافض سے صحابہ کرام وتابعینِ عظام کا اختلاف کیوں مذموم نہیں؟

اہلِ سنت والجماعت فرقۂ ناجیہ اور فرقۂ اہلِ حق وہ ہے جو پیغمبر اسلام خاتم الانبیاء رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب خصوصاً خلفائے راشدین کے طریقے اور سنت کا مطیع ومتبع ہو،جیسا کہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:''میری اُمت تہتّر (۷۳)فرقوں میں منقسم ہوجائے گی اور بجز ایک فرقہ کے سب فرقے جہنم میں جائیں گے ،صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ!وہ ایک فرقہ کون ہے؟ارشاد فرمایا: کہ جس طریقے پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں (ترمذی ج۲،ص۸۹)۔

صحابہ کرام اور تابعینِ عظام کو اہلِ سنت والجماعت کے عقائد،اصول اور اجماع پر قائم رہنا پسند تھا اور اس سے نکلنا سخت ناپسند تھا۔مثال:۱۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے جب۔۔۔۔۔۔عقیدہ پیش کیا تو حضرت حسن بصریؒ نے سختی سے کہا رفض۔۔یعنی اہل سنت والجماعت کے راستے سے ہٹ گیا۔ ۲۔حضرت علیؓ اور صحابۂ کرام کی خوارج سے جنگ اور آپؓ کی پیشن گوئی۔

نیز دنیا کے مشہور بزرگ عالم سیدنا حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ الطالبین ص۱۴۲ پر تحریر فرماتے ہیں''مؤمن بندہ پر لازم ہے کہ اہل سنت والجماعت کی اتباع کرے،سنت وہ طریقہ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتے تھے اور جماعت یہ ہے کہ جس پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اپنے زمانۂ خلافت میں اتفاق کیا اور یہ اصحاب سیدھی راہ بتانے والے تھے اور اُن کو بھی سیدھی راہ بتلائی گئی اُن سب پر خدا کی رحمت ہو۔'' صحابہ کرامؓ،تابعین اور تبع تابعین نے خیرالقرون میں اسلامی اُصول،عقائد اور مسائل کا تحفظ کیا اور اُمت تک اُس کو پہنچایا اور جس شخص یا فرقہ نے اہل سنت والجماعت کے خلاف موقف اختیار کیا اُس کی سختی سے مخالفت کی،اور اُسے اہل سنت والجماعت سے خارج قرار دیا۔اور یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اہلِ سنت والجماعت (احناف،مالکیہ،شوافع،حنابلہ یعنی مسالکِ اربعہ)ایک ہی فرقہ ہے۔کیونکہ ان کے بنیادی اُصول و،عقائد ومسائل میں اتفاق ہے اور اجتہادی مسائل میں اختلاف سے مسلک بنتا ہے فرقہ نہیں جو انشاءاللہ ناجی (نجات پانے والا)ہے۔اسی لئے جو فرقہ بھی اہلِ سنت والجماعت کے اصول،عقائد اور اجماعی مسائل کی نفی کرے اس سے اختلاف محمود ہے اور اس کی تردید لازمی ہے۔اور یہی اسلاف کا طریقہ ہے۔

کیا غیر مقلدین اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہیں؟

غیر مقلدین اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہیں کیونکہ بنیادی اصول وعقائد واجماعی مسائل میں غیر مقلدین اہلِ سنت والجماعت سے اختلاف رکھتے ہیں اور ان کا انکار کرتے ہیں،جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	عناوین	اہل سنت والجماعت(احناف،مالکیہ،شوافع،حنابلہ)	غیر مقلدین

۱	شرعی دلائل	کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع، قیاس مجتہد	قرآن، حدیث (۱): غیر مقلد عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری اہل حدیث کے اہل حدیث ہونے کی وجہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''ان کے دلیل میں سوائے قرآن وحدیث کے اور کچھ نہ ہوگا'' (اہل حدیث کا مذہب: ص ۱۰۵) (۲): مولانا محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں: ''اہل حدیث کسی کے مقلد نہیں جو کرے سو بھرے ان کا اصول ہے۔ یہ فقط کلام اللہ اور حدیث رسولؐ ہی کو سند مستقل مانتے ہیں''۔ (محمدیات حصہ:۲ ص ۲۱) ''تمہارا بھی تیسرا ہاتھ نہیں جو تیسری چیز کی ضرورت ہو، ایک مٹھی میں قرآن لو دوسری میں حدیث لو۔ جب تیسرا ہاتھ پیدا ہو تب تیسری چیز بھی پیدا کر لینا۔ اب تو قرآن حدیث بس ہے باقی ہوس ہے۔ (شمع محمدی: ص ۳۵) (۳): غیر مقلد عالم مولانا بدیع الدین راشدی فرماتے ہیں: ''ہم الحمد للہ قرآن وحدیث کے علاوہ کوئی دوسری چیز پیش نہیں کرتے۔ وہی چیز پیش کریں گے جو قرآن میں ہو یا حدیث میں''۔ (برآءۃ اہل حدیث: ص ۲۷)
۲	مسالکِ اربعہ کی تقلید	چاروں اماموں میں سے کسی ایک تقلید واجب	تقلید شرک وحرام غیر مقلد عالم ابوالحسن سیالکوٹی لکھتے ہے: تقلید کرنا حرام بلکہ شرک ہوگا اس لئے کہ تقلید کے معنی یہ ہے کہ بغیر دلیل کے کسی کے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نہ کرنا کے آیا یہ حکم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بھی ہے یا نہیں۔ (الظفر المبین، ص: ۴۳)

۳	وسیلہ	جائز ہے	شرک ہے غیر مقلد عالم محمود احمد میر پوری لکھتے ہے:۔اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت کسی شخصیت کا درمیان میں واسطہ ڈالنا جائز نہیں چاہے وہ شخصیت نبی، ولی، فرشتہ اور کوئی بزرگ ہی کیونہ ہو۔(فتاویٰ صراط مستقیم، ص:۵۱)
۴	ایصال ثواب	جائز ہے	حرام وبدعت ہے
۵	نماز تراویح	بیس رکعات ہے	کچھ تراویح کے منکر ہیں اور کچھ آٹھ رکعات مانتے ہیں غیر مقلد مفتی محمد عبید اللہ عفیف لکھتے ہے: ''صحیح اور صریح احادیث میں آٹھ رکعت قیام رمضان، یعنی تراویح صراحتاً ثبوت موجود ہے اور آٹھ رکعت تراویح ہی دراصل سنت نبویہ ہے''۔(فتاوی محمدیہ، ج:ا ، ص:۴۸۴)
۶	عورتوں مردوں کی نماز	عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق ہے	عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق نہیں ڈاکٹر شفیق الرحمان صاحب نے نماز نبوی میں ایک عنوان قائم کیا ''عورتوں اور مردوں کے نماز میں کوئی فرق نہیں'' لکھتے ہیں؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''نماز اسی طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔''یعنی ہو بہو میرے طریقے کے مطابق سب عورتیں اور سب مرد نماز پڑھے۔ پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کے عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں اور مرد کوئی اور........ یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُ اللّٰہِ)) کہنے تک عورتوں مردوں کے لئے ایک ہئیت اور ایک ہی شکل کی نماز ہے۔ (نماز نبوی:ص ۱۴۵)
۷	نماز کیلئے عورتوں کا مسجد جانا	نماز کیلئے عورتوں کا مسجد جانا مکروہِ تحریمی ہے	نماز کیلئے عورتوں کا مسجد جانا ضروری ہے

۸	عورتوں کی عیدین اور جمعہ کی نماز میں حاضری	عورتوں کی عیدین اور جمعہ کی نماز میں حاضری مکروہِ تحریمی	عورتوں کی عیدین اور جمعہ کی نماز میں حاضری ضروری غیر مقلد مفتی محمد عبیداللہ عفیف لکھتے ہے: ''عورتیں نماز عید میں ضرور شرکت کرے بلکہ حَضہ عورتیں ضرور جائے اور مومنین کی دعاء میں شرکت کرے ۔''(فتاوی محمدیہ،ج:۱،ص:۵۳۷)
۹	عورتوں پر پردہ کی پابندی	عام عورتوں پر بھی پردہ کی پابندی واجب ہے	عام عورتوں پر پردہ کی پابندی نہیں ہے
۱۰	تعدد ازدواج	نکاح میں بیویوں کی تعداد صرف چار تک	بیک وقت دس بیویاں رکھ سکتے ہیں
۱۱	سوتیلی خالہ (باپ ایک ماں الگ) کیساتھ نکاح کی حرمت	سوتیلی خالہ کے ساتھ نکاح حرام ہے	سوتیلی خالہ اس سے اسکے بھانجے کا نکاح درست ہے
۱۲	دادی کے ساتھ نکاح کی حرمت	دادی کے ساتھ پوتے کا نکاح حرام ہے	دادی کے ساتھ پوتے کا نکاح جائز ہے
۱۳	احرام کی حالت میں	احرام کی حالت میں بیوی سے ہمبستری حرام ہے	احرام کی حالت میں بیوی سے ہمبستری پر حج فاسد نہیں
۱۴	نماز میں شرم گاہ کا ڈھکنا	نماز میں شرم گاہ کا ڈھکنا شرط ہے	عورت اگر ننگی نماز پڑھے تو نماز درست ہے میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہے: ستر عورت صحت نماز کے لیئے شرط نہیں ہے۔(فتاویٰ نذیریہ،ج:۱،ص:۲۹۵)
۱۵	حائضہ اور جنبی کیلیئے قرآن کریم کی تلاوت؟	حائضہ اور جنبی کیلیئے قرآن کریم کی تلاوت کی ممانعت	حائضہ اور جنبی قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں
۱۶	نماز کے لئے جگہ کی پاکی	نماز کے لئے جگہ کی پاکی شرط ہے	نماز کے لئے جگہ کی پاکی شرط نہیں ہے
۱۷	نمازی کے کپڑوں کی پاکی	نمازی کے کپڑوں کی پاکی شرط ہے	نمازی کے کپڑوں کی پاکی شرط نہیں ہے
۱۸	باوضو قرآن چھونا	بغیر وضو کے قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں	بغیر وضو کے قرآن کو ہاتھ لگانا جائز ہے
۱۹	باوضو سجدۂ تلاوت	بغیر وضو کے سجدۂ تلاوت کرنا جائز نہیں	بغیر وضو کے سجدۂ تلاوت جائز ہے
۲۰	نمازِ قصر کیلیئے مسافت کی حد	نمازِ قصر کیلیئے مسافت کی تحدید ہے	نمازِ قصر کیلیئے مسافت کی حد نہیں ہے
۲۱	چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا	چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا ضروری ہے	چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بدعت ہے

۲۲	جمعہ کی دواذانیں	جمعہ کی دونوں اذانیں مسنون ہیں	جمعہ کی پہلی اذان بدعت ہے اذان عندالخطبہ مسنون اذان اور وقتی ہے اور اس سے پہلے جو اذان ہوتی ہے یہ اذان عثمانی اور بوجہ مسجد میں داخیل ہونے کے ''ہشامی'' ہے پھر اس کو بعض بدعت اور بعض سنت خلفاء قرار دیتے رہے ہے۔(فتاویٰ حصاریہ، ج:۳،ص:۱۹۴) اذان ثالث جو حضرت عثمانؓ نے اجاد کی تھی وہ ایک وجہ سے تھی.......اب جو اس اذان کو مسجدوں میں دلواتے ہے یہ بدعت ہے۔اس فتویٰ پر متعدد علماء اہل حدیث مثلاً مولانا احمد اللہ مرحوم.......وغیرہ کی دستخط ہے اور یہی مسلک علماء اہل حدیث کا ہے۔(فتاویٰ حصاریہ، ج:۳،ص:۲۱۳،۲۱۴)
۲۳	عیدین کو جمعہ کی نماز کا مسئلہ	اگر جمعہ اور عید ایک دن ہو تو دونوں کی ادا ضروری ہے	اگر جمعہ اور عید ایک دن ہو تو جمعہ ساقط ہے میاں نذیر حسین لکھتے ہے: جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاویں، تو اس دن اختیار ہے، جس جی چاہے جمعہ پڑھے، اور جس کا نا چاہے نہ پڑھے۔(فتاویٰ نذیریہ ج۱ ص۵۷۳)
۲۴	ایک مجلس کی تین طلاقوں کا حکم	ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہوتی ہیں	ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہوتی ہے

۲۵	**اقوال وافعالِ سلف کی حجیت**	**اقوال وافعالِ سلف حجت ہیں**	**اقوال وافعالِ صحابہ حجت نہیں** (۱) میاں نزیر حسین دہلوی لکھتے ہیں: ''اگر تسلیم کردہ شود کہ سنداین فتویٰ صحیح ست تاہم از واحتجاج صحیح نیست زیر اکہ قول صحابی حجت نیست''۔ یعنی اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ اس فتویٰ کی سند صحیح ہے تب بھی اس سے دلیل لانا درست نہیں ہے اس وجہ سے کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔ نیز حاشیہ میں لکھتے ہیں: (۲) ''ثانیاً اگر اس کی صحت تسلیم کر بھی لی جائے تو اس سے حجت نہیں لی جاسکتی کیوکہ صحابی کا قول ہے'' (فتاویٰ نزیریہ: ج ۱ ص ۳۴۰) (۳): ''در اصول متقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست''۔ (عرف الجادی: ص ۱۰۱) یعنی اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ قول صحابی حجت نہیں۔
۲۶	**قبر اطہر میں نبی کریمؐ کی حیات**	**وفات کے بعد قبر اطہر میں حضور ﷺ کو حیات حاصل ہے**	**قبر اطہر میں نبی کریمؐ کو حیات حاصل نہیں** ''حیات برزخی کا مسئلہ قیاسی نہیں ہے کہ حیات شہدا پر آحضرت ﷺ کی حیات بعد الممات کو قیاس کیا جائے بلکہ اس کے لیئے نص کا ہونا ضروری ہے.....اگر آحضرت ﷺ قبر میں زندہ ہوتے تو ردّ روح چہ معنی دارد؟'' (فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۱۰۷)
۲۷	**روضۂ اطہر کی زیارت**	**روضۂ اطہر کی زیارت مستحب ہے**	**روضۂ اطہر کی زیارت بدعت ہے**
۲۸	**اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جاننا**	**اللہ تعالیٰ حاضر وناظر ہے**	**اللہ تعالیٰ حاضر وناظر نہیں ہے**
۲۹	**جھاڑ پھونک کی شرعی حیثیت**	**غیر شرکیہ جھاڑ پھونک جائز ہے**	**جھاڑ پھونک شرک ہے**
۳۰	**خوابوں کی شرعی حیثیت**	**اچھے خواب مبشرات (خوش خبری) ہیں**	**خوابوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے**
۳۱	**قصوں کی شرعی حیثیت**	**قصے اور واقعات عبرت کا باعث ہیں**	**کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ ان سے کفر وشرک عائد ہوتے ہیں**
۳۲	**تصوف کی شرعی حیثیت**	**تصوف جائز ہے**	**تصوف شرک وبدعت ہے**

۳۳	حلال جانوروں کے حرام اعضاء کھانے کی حرمت	حلال جانوروں کے بعض اعضاء حرام ہیں	حلال جانوروں کے سب اعضاء کھانا جائز ہے بکری وغیرہ جتنے جانور حلال ہے، ان کے تمام اجزا حلال ہے، ان کی کوئی چیز حرام نہیں۔(فتاویٰ نذیریہ ج۳ص۳۲۰)
۳۴	خلفائے راشدین کی سنت	سنت خلفائے راشدین سنت ہے	سنت نہیں بدعت ہے
۳۵	ننگے سر نماز پڑھنا	ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں	ننگے سر نماز پڑھنے کو سنت سمجھتے ہیں
۳۶	نماز جنازہ	نماز جنازہ آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں	نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں ’’بلند آواز کے ساتھ جنازہ پڑھنا افضل اور قوی ہے۔‘‘(فتاویٰ علماء حدیث ج۵ص۱۵۲)

۱۰۔(عرف الجادی ص۱۱۵) ۱۱۔(جامع الشواہد بحوالہ فتاویٰ عبدالقادر) ۱۲۔(پرچہ اہل حدیث نمبر۴۵/۲۶ مورخہ ۸/۱۱ رمضان ۱۳۲۸ھ)

۱۳۔(عرف الجادی ص۱۰۱) ۱۴۔(عرف الجادی ص۲۲) ۱۶۔(کنز الحقائق ص۲۷) ۱۸۔(عرف الجادی ص۱۵)

۱۹۔(فقہ محمدیہ کلاں ص۹۷) ۲۰۔(عرف الجادی ص۴۰) ۲۱۔(عرف الجادی ص۳۵) ۲۳۔(فتاویٰ نذیریہ ج۱ص۵۷۳)

۲۶۔(فتاویٰ ثنائیہ ج۱ص۱۰۷) ۳۳۔(فتاویٰ نذیریہ ج۳ص۳۲۰) ۳۴۔(بدور الاہلہ ج۱ص۲۸) ۳۵۔(محمدی نماز ص۱۷۲،۱۷۳)

۳۶۔(فتاویٰ علماء حدیث ج۵ص۱۵۲)

غیر مقلدین کی حقیقت

غیر مقلدین (اہل حدیث، سلفیہ، محمدی، غرباء، ثنائیہ، سامرودی، اثریہ، اہل قرآن، جماعت المسلمین، نیچریہ وغیرہ) اپنے مسلک کی قلعی کے لئے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور بڑہانکتے ہیں کہ ہمارے اُصول بڑے ٹھوس اور بنیادی ہیں، اِس کے مقابلے میں اہل سنت والجماعت کے اُصول کچھ بھی نہیں۔عام طور پر وہ پانچ دعوے ایسے کرتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ دعوئے محض ہیں۔

(۱) ہم صرف قرآن یا حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ فقہ ایک زائد چیز ہے جسکی کوئی ضرورت نہیں۔

(۲) ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے۔(یعنی ہم ضعیف احادیث پر عمل نہیں کرتے۔)

(۳) چوں کہ صحیح بخاری سب سے صحیح کتاب ہے اِس لئے ہم اُس کی احادیث پر عمل کرتے ہیں۔

(۴) غیر مقلدیت پر عمل کرنے سے تمام اختلافات ختم ہوجاتے ہیں۔

مذکورہ بالا پانچوں اُصولوں کا جائزہ لیا جائے کہ کیا غیر مقلدین کے لئے یہ دعوے صحیح ہیں؟

(۱) صرف قرآن یا حدیث پر عمل:-

غیر مقلدین کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم صرف قرآن یا حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ہمارے تمام مسائل قرآن کریم کی آیت یا حدیث سے مدلل ہیں۔جن مسائل کے دلائل قرآن یا حدیث میں نہیں ہیں اُن پر عمل کرنا تقلید ہے جو غیر مقلدین کے نزدیک شرک ہے۔اب ملاحظہ ہو اُن کے اِس دعویٰ کی حقیقت۔

بغیر تقلید کے اسلام پر عمل ناممکن ہے۔اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔

(۱) کلمہ کا اقرار (ایمان) (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوۃ (۵) حج ۔ مثال کے طور پر صرف دو مثالیں لیجئے:

مثال نمبر۱:- ایمان کلمہ 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار ہے۔جبکہ غیر مقلدین پورے کلمہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کو کم از کم صحاح ستہ کی کسی حدیث

میں نہیں بتا سکتے۔ جبکہ پوری امت مسلمہ اور خود غیر مقلدین اس بات پر متفق ہیں کہ مذکورہ کلمہ کا اقرار ہی ایمان ہے، اور اس کا ثبوت صرف تقلید سے ہے۔ گویا وہ بغیر تقلید کے ایمان بھی نہیں لا سکتے۔ اگر وہ اس کے منکر ہیں تو کم از کم صحاح ستہ میں پورا کلمہ ایک ساتھ بتائیں۔

مثال نمبر۲:- مکمل نماز جانے دیجئے، صرف ایک رکعت نماز پر غور کیجئے۔ ایک رکعت نماز میں بھی دسیوں مسائل ایسے ہیں جن کی دلیل قرآن یا حدیث میں نہیں ہے۔ لیکن اُس کے بعد بھی پوری امت اور خود غیر مقلدین بھی اُس پر عمل کرتے ہیں، جن میں سے چند ملاحظہ ہوں۔

۱) امام تکبیرات بلند آواز سے کہتا ہے اور غیر مقلدین آہستہ سے کہتے ہیں۔

۲) امام سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور غیر مقلدین آہستہ سے پڑھتے ہیں۔

۳) جب بھی قیام کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہاتھ باندھتے ہیں لیکن رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ میں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔

۴) رکوع میں امام بھی اور غیر مقلدین بھی آہستہ سے سبحان ربی العظیم کہتے ہیں۔

۵) سجدہ میں امام بھی اور غیر مقلدین بھی آہستہ سے سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا امور صرف تقلید کے ذریعے ہی ادا کئے جاتے ہیں۔ اُن کی دلیل میں قرآن کریم کی کوئی آیت یا کوئی حدیث موجود نہیں ہے اگر غیر مقلدین اس کے منکر ہیں تو مذکورہ بالا امور میں صرف ایک ایک حدیث پیش کر دیں۔

غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ بغیر دلیل ہم عمل نہیں کرتے۔ مذکورہ اُمور میں اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اُن کا صرف دعویٰ ہے اِس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ یا تو دھوکہ کھا رہے ہیں یا دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور مؤمن نہ دھوکہ کھاتا ہے اور نہ دھوکہ دیتا ہے۔ وہ مسلک کس طرح حق پر ہو سکتا ہے جس کی بنیاد دھوکہ ہو۔

فقہ کی ضرورت:۔

جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے کہ نہ صرف ایک رکعت نماز بلکہ پورے اسلام پر عمل کرنے میں کثیر اجتہادی مسائل پیش آتے ہیں۔ جو صرف فقہ ہی سے مہیا ہوتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ فقہ کتنی ضروری چیز ہے۔ ایک رکعت نماز بھی بغیر فقہ کے نہیں پڑھ سکتے۔

(۲) صرف صحیح احادیث:-

غیر مقلدین دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے۔ یعنی ہم ضعیف احادیث پر عمل نہیں کرتے۔ اگر اِن کے اس دعوے کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ دعویٰ بھی جھوٹا ہے، ہزار ہا مسائل ایسے ہیں جن کی دلیل میں ''صحیح احادیث'' موجود نہیں ہیں۔ صرف چند مثالیں لیجئے بات صاف ہو جائے گی۔

صرف وضوء، اذان اور نماز کے تعلق سے غیر مقلدین کے ہم ایسے معمولات پیش کرتے ہیں جن کی دلیل میں غیر مقلدین کے پاس کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اسکے بعد بھی وہ ان پر عمل کرتے ہیں (یہ سرسری جائزہ ہے اگر بالتفصیل جائزہ لیا جائے تو ان کی تعداد پتہ نہیں کہاں تک پہنچے گی)۔

(۱) کانوں کا مسح اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخ میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں سے مسح کرتے ہیں۔

(۲) کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لیتے ہیں۔

(۳) پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہیں۔

(۴) سو جانے پر نیا وضو کرتے ہیں۔

(۵) قئے ہو جانے پر نیا وضو کرتے ہیں۔

(۶) پیروں کے مسح کے سلسلہ میں پانچوں انگلیاں دائیں اور بائیں ہاتھ کی تر کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک کھینچتے ہیں۔

(۷) ان کے نزدیک جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۸) انکے نزدیک جرابوں اور جوتیوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(۹) سر کا مسح جو کہ وضو میں فرض ہے صرف عمامہ پر مسح ان کے نزدیک اس کا قائم مقام ہے۔

(۱۰) میت کا غسل دینے والا خود غسل کرے۔

(۱۱) اذان ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہیں اور اقامت جلدی کہتے ہیں۔

(۱۲) شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے کر اذان کہتے ہیں۔

(۱۳) حی علی الصلوٰہ کہتے وقت دائیں طرف اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف مڑتے ہیں۔

(۱۴) فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہتے ہیں۔

(۱۵) تشہد میں انگلی (سبابہ) سے بار بار (مسلسل) اشارہ کرتے ہیں۔

(۱۶) تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

(۱۷) ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ اور کھلی رکھتے ہیں۔

(۱۸) سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں۔

(۱۹) ثناء یعنی **سبحانک اللّٰھم** پڑھتے ہیں۔

(۲۰) مقتدی بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔

(۲۱) امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں۔

(۲۲) نماز میں امام کی قرأت میں آیات کا جواب دیتے ہیں۔

(۲۳) رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں پر کشادہ رکھتے ہیں۔

(۲۴) رکوع میں **سبحان ربی العظیم** پڑھتے ہیں۔

(۲۵) سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے ملا کر رکھتے ہیں۔

(۲۶) سجدہ میں **سبحان ربی الاعلیٰ** پڑھتے ہیں۔

(۲۷) جلسہ میں دعا پڑھتے ہیں۔

(۲۸) جلسۂ استراحت کرتے ہیں۔

(۲۹) فجر کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد اگر دو رکعت سنت باقی ہو تو اسے طلوع آفتاب سے قبل ہی پڑھتے ہیں۔

مذکورہ بالا امور پر غیر مقلدین عمل کرتے ہیں جب کے ان کے دلائل میں صحیح احادیث موجود نہیں ہے اس طرح غیر مقلدین کے قول و فعل میں تضاد ہے جب کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے "**یاایھاالذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون**" ترجمہ:۔اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو خدا کے نزدیک یہ بات بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں (سورہ الصف، آیت نمبر ۲۔۳)۔

اگر غیر مقلدین جانتے بوجھتے ہوئے مذکورہ دعویٰ کرتے ہیں تو لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اگر انجانے میں دعویٰ کرتے ہیں تو جہالت میں مبتلا ہیں۔ایسا مسلک کیسے حق پر ہو سکتا ہے جو دھوکہ یا جہالت پر مبنی ہو؟

(۳) صحیح بخاری پر عمل:۔

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ چوں کہ صحیح بخاری سب سے صحیح کتاب ہے اِس لئے ہم اُس کی احادیث پر عمل کرتے ہیں اور اِس پر عمل کی دعوت بھی دیتے ہیں، جبکہ اُن کا عمل خود اِس کے خلاف ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

(۱) صحیح بخاری ج ا ص ۸۲ پر امام بخاریؒ نے حدیث پیش کی ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں، لیکن غیر مقلدین صبح کی سنت چھوٹ جانے پر اسے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لیتے ہیں غیر مقلدین کا یہ عمل صحیح بخاری کے خلاف ہے۔

(۲) صحیح بخاری ج ا ص ۲۳۸ پر امام بخاریؒ نے ایک روایت پیش کی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کثرت سے ''عمرہ'' کرنا مستحب ہے، لیکن غیر مقلدین کے نزدیک کثرت سے عمرہ کرنا بدعت ہے۔

(۳) صحیح بخاری ج ا ص ۲۳۹ پر امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے ''تنعیم سے عمرہ کرنا'' اور اس سلسلے میں عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ اور جابر بن عبداللہؓ کی روایات کو پیش کیا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مقام تنعیم سے عمرہ کرنا جائز ہے۔ صحیح بخاری کیخلاف غیر مقلدین کے نزدیک مقام تنعیم سے عمرہ کرنا بدعت ہے۔

(۴) صحیح بخاری ج ا ص ۷۹۱ پر امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے ''باب من اجاز الطلاق الثلاث ترجمہ: جس نے تین طلاق کی اجازت دی'' اور اس باب کے تحت احادیث بھی پیش کیں۔ ان احادیث کے مطابق ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک ایک مجلس کی تین یا اس سے زائد طلاقیں ایک ہی واقع ہوتی ہے۔ غیر مقلدین کا عمل صحیح بخاری نیز اجماع امت کے خلاف کیوں ہے؟

(۵) صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خیر القرون میں عورتوں کا مسجد میں جانا مشروط تھا۔ اور ابوداؤد شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ نیز حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ''اگر آج حضور ﷺ ان باتوں کو دیکھتے جو تم نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو ضرور مسجد جانے سے روک دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں روکی گئیں'' (صحیح بخاری ج ا ص ۱۲۰، صحیح مسلم ج ا ص ۱۸۲، ابوداؤد ج ا ص ۱۰۰)۔ چنانچہ اس بات پر اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روک دیا جائے۔ پھر غیر مقلدین کا عمل صحیح بخاری اور اجماع امت کے خلاف کیوں ہے؟

(۶) جمعہ کی پہلی اذان جو حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ سے رائج ہوئی سنت ہے فرمان نبوی ﷺ سے، اجماع صحابہ سے اور اجماع امت سے۔ صحیح بخاری باب الاذان یوم الجمعہ ج ا ص ۲۰۷ پر روایت ہے کہ ''حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتے۔ جب حضرت عثمانؓ کا دور خلافت آیا اور لوگ زیادہ ہوگئے تو آپ نے (خطبہ سے پہلے) ایک اور اذان دینے کا حکم فرمایا۔ یہ اذان ایک اونچی جگہ پر دی جاتی تھی، پھر اس اذان پر مسلسل عمل شروع ہوگیا۔'' لیکن غیر مقلدین اس اذان کو بدعت کہتے ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)۔ غیر مقلدین کا یہ عمل فرمان نبوی ﷺ، اجماع امت اور صحیح بخاری کے خلاف کیوں ہے؟

(۷) اگر عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جائیں تو جمعہ ساقط نہیں ہوتا۔ لیکن حضور ﷺ کے عمل کے خلاف، اجماع امت کے خلاف غیر مقلدین کے نزدیک اگر عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جائیں تو جمعہ کی نماز معاف ہے۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۵ کی روایت کے خلاف غیر مقلدین کا عمل کیوں ہے؟

(۸) صحیح بخاری جلد ۲ ص: ۹۲۶ پر امام بخاریؒ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی دونوں ہاتھ سے مصافحہ کی حدیث بیان کی ہے۔ اور آگے باب باندھا ہے باب اُخذ بالیدین وصافح حماد بن زید ابن المبارک بیدیہ۔ ترجمہ:۔ دونوں ہاتھ پکڑنے کا بیان اور حماد بن زیدؒ نے عبداللہ بن مبارکؒ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ صحیح بخاری کی ان روایات کے خلاف غیر مقلدین صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں، اور صرف اُسے سنت کہتے ہیں اور دو ہاتھ سے مصافحہ کرنے کو بدعت کہتے ہیں، اُن کا یہ عمل صحیح بخاری کے خلاف ہے۔

(۴) ''غیر مقلدیت'' اختلافات کا حل ہے:۔

غیر مقلدین مختلف فیہ مسائل میں صحابہ کے اختلاف کو اور ائمہ مجتہدین کے اختلاف کو حق و ناحق کا اختلاف کہتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حق صرف ایک ہی ہے اور اس بات کا بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ مسائل کا یہ اختلاف اس اختلاف کے ضمن میں آتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے امت انتشار، بگاڑ اور فساد میں مبتلاء ہے، نیز امت میں اختلاف ختم کرنے کا صحیح حل یہ ہے کہ امت صحابہ کرامؓ اور ائمہ مجتہدین کے وہ مسائل جو انہوں نے قرآن و حدیث سے استنباط کئے ہیں ان پر عمل نہ کرتے ہوئے براہ راست قرآن و سنت سے رجوع ہوں یعنی دوسرے الفاظ میں امت کو غیر مقلدیت کی دعوت دیتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیر مقلدیت سے تمام اختلافات کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور امت ایک مرکز پر آجاتی ہے، اس نظریہ کے حامل بہت سے اہل علم ہوئے ہیں جن میں گذشتہ ادوار میں علامہ ابن حزم اندلسی خاص خصوصیت رکھتے ہیں نیز علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم اور امام شوکانی بھی اس نظریہ کے ماننے والے ہوئے ہیں اور زمانۂ حال میں شیخ ناصر الدین البانی اس کے زبردست جارح ترجمان اور داعی تھے، کچھ عرصہ قبل ہندوستان میں اس نظریہ کے قائل نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی، مولوی عبدالجلیل صاحب سامرودی، مولوی وحید الزماں صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم اسی نظریہ کے علمبردار رہے ہیں اور آج کے فرقہ اہل حدیث کے علماء بھی اسی کے مدعی ہیں مذکورہ تمام غیر مقلدین اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ